187

رجسٹرڈ ایل نمبر

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

تاریخ اجرائے اشاعت

اخبار الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

شرح قیمت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے	۵
خواص سے	۱۰
ہندوستان کے باہر	۶
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۲

نمبر ۳۱ | قادیان دارالامان ۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۲۸ھ | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع کیا جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ مین تفسیری نوٹ ہین جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقایق معارف قرآن کو ایسے طرز سے بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹوں مین حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اسوقت تک پانچ پارے شائع ہو چکے ہین۔

قیمت ہر چہار (للعہ) چار روپیہ

تفسیر سورہ بقر مکمل تین روپے چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اوّل

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہین یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل کا حل اپنے اندر رکھتے ہین اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے ہین مین دعوے سے کہتا ہون کہ کوئی احمدی ایسا ہے اور گرویدہ نہ ہو جائے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور موتیون کے تولنے مین بھی سستا ہے باینہمہ قیمت صرف ۸ ر فی جلد دوسری جلد مین حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے اور بحمد اللہ کہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے۔

پتہ

تمام درخواستین یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے نام آنی چاہئین

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پرنٹر کے اہتمام سے چھپا۔

کہ بعض اوقات نیک نیتی ہو اور بعض اوقات بدنیتی سے لیکن جس پیرایہ میں اختلاف رائے کو ظاہر کیا جا سکے ہندوؤں نے ظاہر کیا وہ ہر ایک شرم والے ہندو کی پیشانی پر عرق ندامت لانے کیلئے کافی ہے۔ اس جگہ ہندوؤں نے آریہ سماج کو نیچا دکھانیکے لئے مسلمانوں کی شرن لی اور اپنے وسیع مکانات ہونیکے باوجود ان کے گھر میں بیٹھکر آریہ سماج کی تباہی کے ناپاک منصوبے گٹھے کیا یہ ایک ہی امر اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کافی نہیں کہ ہندو درحقیقت ہندو ہیں یا ان میں سے چند کا خون کام کر رہا ہے۔ ان لوگوں کی رگوں میں وہ خون نظر نہیں آتا۔ جو انکے لائق فخر حاصل کرنیوالے بزرگوں کی رگوں میں بہا کرتا تھا۔ گئو رکھشا کا سب سے زیادہ خیال کرنیوالے ویدوں کو ماننے والے ہندو جو رام اور کرشن کے نام پر ناز کرنیوالے مسلمانوں کو چھونے تک سے پرہیز کرنیوالے ہندوؤں کا ان ہی لوگوں سے آریہ سماج کے برخلاف اتحاد کرنا واقعی ایک نہایت قابل شرم نظارہ ہے مسلمان تو اپنی چال چل گئے شدھی کا کام مسلمانوں کے لئے موت کا پیغام ہے۔ ان چھوٹی ذاتوں میں ہندو دھرم پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ انکی خوراک سمجھے جاتے ہیں اسلئے قدرتی طور پر اس تمام کارروائی کو جس کے ذریعہ انکو اوچھا بنایا جا سکے اور ہر ایک بات میں انکو آریہ جاتی کا جزو سمجھا جا دے نار اضگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیشمار یوپین آگ اور پانی کا راجہ ہو گیا ہے۔ . . . "

ہم نہیں جانتے کہ ہوشیار پور کے مسلمانوں کے متعلق جو کچھ آریہ گزٹ نے لکھا وہ کہاں تک صحیح اور سچ ہے لیکن اتنا ہم انکے لکھے ہی سے ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے اپنی جانب سے کوئی سلسلہ جنبانی نہیں کی۔ بلکہ ہندو اپنے وسیع مکانات ہونیکے باوجود "مسلمانوں کے حجرہ" پر گئے ایسی حالت میں کہ کوئی شریف کسی کے گھر تشریف لائے یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ صاحب خانہ خلق و مروت سے پیش آئے پس اگر آنیوالے ہندو معززین کو مسلمانوں نے اپنے کامل اخلاق سے نہیں نکال دیا تو ان پر کوئی الزام عاید نہیں ہو سکتا۔

باوجود سماج کی ان اندازیوں کے اگر کہیں کہیں یہ حالت باقی رہ گئی کہ ہندو مسلمانوں سے صلاح طلب کریں یا مسلمان ہندوؤں سے مشورہ لیں تو ایک تو ایک اتفاقی پسند شخص کے نزدیک یہ حالت بہت ہی قابل شکر ہے۔ جاہ سماجی دوست جس کا مقصد ہی ہندو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کا ہے اسکو کیونکر گوارا کر سکتے تھے اسلئے اگر عام سماجی اخبار ہوشیار پور والے معاملے کو رنگ آمیزی سے بیان کرکے نوحہ و شیون کر رہے ہیں۔ تو اس میں کوئی تعجب انگیز بات نہیں۔

لیکن ہم ہندوستانی جیسے دل کی صلح و اتحاد چاہیے سے ادب و تعظیم مناسب کے ساتھ دریافت کرینگے کہ وہ ریفارم اسکیم نیشنل کانگریس وغیرہ معاملات میں ہندو مسلمان کے درمیان جدائی ڈالنے والوں کو کس نظر سے سمجھتا ہے۔ تو جو عزیزان وطن ان سے زیادہ دو وطنی بھائیوں میں جدائی ڈالنے کی تدبیر کر رہے ہیں ان کی نسبت وہ کیا رائے ظاہر کریگا۔ آیا ایسے لوگوں کو وہ ملک و قوم کا بدخواہ جانتا ہے۔؟ یا آریہ ورت کا نجات دہندہ اور رہنما سمجھتا ہے۔ خیر جب تک ہندوستانی مضمون جو کچھ خوف کو دل سے دور کرکے اظہار حق کے قابل ہو ہم آریہ گزٹ سے سوال کرتے ہیں کہ شدھی کا کام مسلمانوں کے لئے موت کا پیغام کس طرح ہے۔

ہمارے خیال میں تو یہ اس قوم کیلئے موت کا پیغام ہے۔ جس نے اسکی توسیع و ترویج کے حدود کو نہایت قلیل کر لیا ہے۔ وہ غیور قوم جس کے نزدیک شاہان اسلام کو بیٹیاں دینا کسرشان تھا۔ آج اس کام کو موجب کر کے جہاں ہو سکا اپنی لڑکیاں پیش کر رہی ہے۔ جس کے بدولت دور نہیں جبکہ کبیر پنتھیوں اور راداسیوں کو بھی و الا ہی رتبہ دیا جائیگا بالفاظ دیگر یوں سمجھنا چاہئے۔ کہ جس قسم کے بزرگوں نے بطیب خاطر شاہان اسلام کو دختران دی تھیں اور انکے عزیزانہ تعلق پر فخر کیا تھا اسکے خلف الرشید نے ملک میں فتنہ و فساد پھیلایا تھا اس بدعت رسم کو مسلمانوں کی زبردستی سے منسوب کیا تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے اس قوم کا غرور توڑنے کے لئے "شدھی کا کام" اسکے سپرد کیا۔ ع

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اگر آریہ گزٹ چاہیگا تو ہم تفصیل کیساتھ اس بارہ میں کچھ لکھینگے۔ اسکا اطمینان کرونیکے اسوقت اسیقدر بتلانا کافی جانتے ہیں کہ سیتا دیوی کی شدھی پر اخبار مذکور نے کچھ اس طرح اطمینان اور ابتہاج کا اظہار کیا تھا۔ گویا تمام آریہ پتلیاں آجکل ہی میں ویدک دھرم کی شرن لینیوالا تھا ہے لیکن اب خود سماجک اخبار اصلاح لکھنؤ کو بتدہ سو بچہ کی خفیف تعداد کے بدلے ایمان فروشی کا طعنہ دے رہا ہے۔ آریہ گزٹ بتلائے کہ اسصورت میں "شدھی کا کام" کس کیلئے موت کا پیغام ہے۔ ع بسنہ پہ جسے اپنی ہی جین سے

پرکاش ایک مضمون میں شدھی کی توسیع کو پسند کرتے ہوئے بھی اسکی موجودہ رفتار سے خائف ہے۔ اور نئے شدہ ہونیوالوں ہی کو نہیں بلکہ سماج کے ایک گروہ کو جو ان وید و تیدائی اور ویدک دھرم کے قدیم فدائی کو۔ ع

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

کا مصداق بتا کر شدھی کے انجام سے ڈر رہا ہے باہم پرکاش کے مضمون پر بشرط فرصت انشاء اللہ تعالیٰ جداگانہ تنقید کرینگے تاکہ آریہ گزٹ اپنی ہوش و حواس درست کرنیکے بعد فیصلہ کر سکے کہ شدھی کا کام کس کیلئے موت کا پیغام ہے۔

آریہ گزٹ کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ مسلمان چھوٹی ذات کے لوگوں کو جنہیں ہندو چھونا بھی نہیں چاہتے اپنی خوراک سمجھ رہے ہیں۔ اخبار مذکور اگر مسلمان راجپوتوں برہمنوں۔ ملکوں کھتریوں کی جانوں جو اس وقت اس وقت اسلام مذہب و مرتبہ اور حریت انسانی مسلمانوں کے قوت بازو ہیں تو اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائیگا ہم آریہ گزٹ سے درخواست کرینگے کہ وہ ایمانداری سے مسلمانوں کی طرف سے ہندو دوستی کو ظاہر کرے کہ انہوں نے ہندوؤں کی تحویل کر لی یا ان کو کیا نقصان پہنچایا۔ آیا جس طرح ہندوؤں نے آریہ سماج کے خلاف مقدمات کئے۔ ستیوں کو بعض محلوں پر پانی بھرنے سے روکا۔ بعض کنوئیں ان کے لئے بند کئے کیا مسلمانوں سے بھی کوئی کام ایسا کیا۔ اگر آریہ گزٹ کی ایسی ... کریگا۔ تو انشاء اللہ ... کی تحریکات کو تفرقہ اندازی کی بجائے ... (ایڈیٹر)

نیشنل کانگرس کے ایگزیکٹو ممبروں میں واقعی یہ عجیب بات ہے

ایڈیٹر ... لوگ ... ہوشیاری اور

بائیکاٹ پکارا کرتے ہیں۔ انہیں بقول انڈین ڈیلی ٹیلیگراف یہ عجیب بات ہے کہ ہندوستان میں یہ لوگ اکثر انگریزی زبان کے ذریعہ سے ہی آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ اور انگریزی میں ہی خط و کتابت کرتے ہیں جو نہ صرف بدیسی بولی ہے بلکہ خصوصاً اس قوم کی ہے۔ کہ جس کے مال کو وہ خصوصیت سے بائیکاٹ کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ یعنی جاپانی یا جرمنی مال کو بائیکاٹ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ وہ بدیسی ہوتے ہیں۔ مگر انگریزی بولی کو ترقی دیجاتی ہے۔

کا خلاصہ ان چند لفظوں میں بیان کرتا ہوں کہ مسلمان جاہل قوم ہے۔ اور ان میں نوکر ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ معزز ہوتے ہیں۔ ان کو پست کرنے کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) ان کو رشوتیں دو۔ اور کام نکلنے کے بعد اس کو مشہور کر دو۔

(۲) ان لوگوں کو شراب خواری کی عادت پڑنے میں ان کی مدد کرو۔

(۳) عورتیں ان کے پاس پہونچ جاویں۔ اس میں سعی ہو۔

(۴) ان کو سودی قرضہ دو۔ اور وقت نکلنے کے بعد ایسا انتظام کرو۔ کہ وہ قرضہ ان کی تباہی کا باعث ہو۔

(۵) ان کے افعال کی نگہبانی کرو اور اس کی اطلاع حکام تک پہونچاؤ۔

(۶) ان کے حالات باطنی معلوم کر کے مشتہر کرو تاکہ لوگوں کی نظروں میں ان کی ہتک ہو۔ غرض اسی طرح قیاس کر لیجئے میں کہاں تک لکھوں۔ ایک جلسہ میں یہ تقریر سنی تھی اس کا ماحصل لکھ دیا ہے۔

یہ مسلمانوں کی خدمت میں عاجز کی التماس ہے خصوص ان بزرگوں کی اطلاع کے لیے جو معزز عہدوں پر ممتاز ہیں یہاں جان برادران و پیارے خورد افسوس یہ کہنی کا کبھی اپنے آپے سے باہر نہ ہو۔ خواہ آپ کیسے ہی معزز عہدہ پر ممتاز ہوں۔ میں اس مقام میں بہت سے امور مسطرت ہمارے اہل اسلام پر نقش داخل ہو سکتا ہے۔ صرف اس لیے کہ ان کو خوب غور سے دیکھتے ہیں کہ وہ رستے بند ہو جاتے تھے۔ لیکن بحکم دیوانہ بکار خویش ہوشیار کچھ ان نہیں۔ جانتا ہی پر اقتصار ہے۔ محمد سلیم ۔ گجرات ملاء خیرخواہ

خبریں پنجاب سطالیع صبیعہ ھوم گزٹ امتحان ۱۶ ستمبر ۱۹۰۹ء

۱۹۰۹ء۔ طالبان اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کا اگلا ششماہی امتحان زبان پنجابی اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۵۵۔ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۹ء کے بموجب جیسا کہ اسکی ترمیم بذریعہ اشتہار نمبری ۳۴۳ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۹ء ہوتی ہے۔ بمقام لاہور جدید یونیورسٹی حال میں بالمقابل عجائب خانہ بروز شنبہ بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۹ء بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر شروع ہوگا۔

امتحان ایس۔ ای والس صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس و محکمہ تفتیش جرائم بامداد سکھا سنگھ صاحب انسپکٹر محکمہ تفتیش جرائم لیں گے۔

جو امیدواران امتحان میں شریک ہونا چاہیں وہ اپنی درخواستیں اپنے بالا افسران کی وساطت سے ایسے وقت پر ارسال کریں۔ جو والس صاحب کے پاس تاریخ امتحان سے کم از کم ۱۰ روز پیشتر پہونچ جائیں۔

دستخط۔ شیخ گل محمد نائب میر منشی

بجائے میر منشی گورنمنٹ پنجاب

ہندو مسلمانوں میں اب کس قدر اتفاق ہے اور کہاں تک ہونا چاہیئے

اگرچہ میں ان لوگوں میں ہوں کہ ایک شخص کے جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرنا روا نہیں سمجھوں۔ لیکن اس قدر ضرور جانتا ہوں۔ کہ دوسرے طبائع میں عمل کو بہت کچھ اور قول کو کچھ نہ کچھ ضرور دخل ہے۔ اگرچہ طبائع و خیالات انسانی مختلف ہیں۔ بعض امور خصوصیت مزاج و خصوص مقام و خصوص امور خصوص علم و سن و قوم سے انسان کو ایک طرف مائل کرتے ہیں۔ بہر حال بعد اس تمہید کے مطلب یہ ہے کہ یہاں کہا جاتا ہے کہ کمشنر صاحب ہوشیارپور کی جب تلاشی ہوئی۔ تو اس میں سے ایک کتاب نکلی ہے۔ اور بقول بعض چھپی ہوئی ہے اور بملاحظہ حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و حضور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس متعلم گذر چکی ہے۔ اس میں کئی باب اور فصلیں ہیں۔ از جملہ ایک فصل کا

محب اطفال

دوسرا نام ہے اسکاٹیش ایملشن۔

کا جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خصوصیت کے صلہ میں دیا ہے۔ اس نے ان کے بچوں کی تندرستی کو اور قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے اُسے خوشی سے پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے ترقی جسمانی کیلئے سب دوا فروشوں کے یہاں موجود ہے۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شرکت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے نہیں چھوڑا جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی کے منہ ہینڈل کاک کین وو دور بڑکے بنے ہوئے نہایت پائدار قیمت ہے کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیری لکڑی نمبر ۲ ہینڈل کاک کین وو دو ربڑ کے بنے ہوئے ہیں سے بیٹ نہایت عمدہ قیمت ۸ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا قیمت ۸ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی معمولی ہر کس کے لیے ہے

بچون کے کرکٹ بیٹ } ۱۲×۱۲ کے واسطے وہ ٹکڑا کس ایک ہینڈل لکڑی فی سٹ ۔۔۔

بچون کے لیے فٹ بال عمدہ اور نہایت کارآمد

بائنڈر مضبوط ۔۔۔ نمبر ۔۔۔ ۲ روپیہ

" " " نمبر ۵ ۔۔۔

" " " نمبر ۴ ۔۔۔

" " " نمبر ۳ ۔۔۔

کرکٹ بال گٹ سوں نہایت عمدہ چمڑے کے کرکٹ بٹیں و کریکیں پہ دیا نگے کچھ ہیچ سے فی کاپی ۔۔۔ پرائس لسٹ مفت۔ المشتہر

مستری نظام الدین منیجر ڈینس گڈز اینڈ کو شہر سیالکوٹ

سارٹس فکٹ :۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ مال از ہر قسم کرکٹ بیٹ اور رکٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا اکرم مرحوم بالا نشین کا مصداق پایا ہون۔ نیازمند عالم علی ہیڈ ماسٹر سکول سجانپور۔ ضلع کانگڑہ

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہو۔ تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بینظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت ہے۔ کہ بفضلہ تعالے بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلا شدہ کے کانوں میں گلٹی نمودار ہوتے ہی اس کے چند قطرے چھڑکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پہ مالش کی جائے۔ تپ و درد سر اور بخار چند منٹ میں ہی درد و سرسام گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام مرض وبائی ۔۔۔ بچوں اور انکے لیے جن کو بارہتی یا بندش گلا کے باعث درد حلق سے اترنا محال ہوجاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ عام کے لیے بشرط طلبی اقرار عدم افشائے راز اسکا بنانا

ہی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ مگر ان اشخاص کو جو ایجنٹ ہونگے سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں گے نصف قیمت لیجائیگی سنوٹ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نرخ اجرت سے مطلع فرماویں۔ المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل دو مسلمان کو کمال رہی ہے۔ کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ اکثر فوراً دفع ہوئی۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں تھا کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو۔ تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس (عـہ)

طلا طلسمی ۔ پیرانہ سالی کے آثار اور جوانی کی غلطکاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی پر فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ تعالے وہ اسکو پائیے قیمت چھ ماشہ ۸

سرمہ سلیمانی :۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت کچھ بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۔۔۔

سنون دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۔۔۔ المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی۔

مراسلات

اے ناظرین اخبار الحکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ - واضح ہو کہ یہ عاجز میرزا غلام احمد صاحب کو مہدی و مسیح موعود نہیں مانتا تھا - اور نہ مانا کرتا تھا میں خدا کے فضل سے انصاف پسند ہوں - اکثر اس دیار میں احمدیوں سے مسئلہ حیات و ممات مسیح میں گفتگو کیا کرتا تھا - ایک روز میں نے خیال کیا کہ اپنے پارٹی کے علماؤں سے حیات مسیح کے دلائل دریافت کروں چنانچہ ایک روز چند سوال احمدیوں سے لکہا کر جناب مولانا مولوی مسمی احمد صاحب مدرس مدرسہ خانقاہ مولانگر (جو اس جگہ سے قریبًا آدہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کے پاس گیا - ان سے جو گفتگو ہوئی - وہ درج ذیل ہے -

عاجز - جناب مولوی صاحب میں جس محلہ میں رہتا ہوں - قادیانی خیال بہت سے لوگ ہوگئے ہیں - اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے قادیانیوں نے مجہے چند سوال کئے ہیں - جس کا جواب مجہ سے نہیں بنتا - مہربانی فرما کر مجہکو بتا دیجئے -

مولوی صاحب - ہاں تم نمبروار بولتے جاؤ میں اس کا جواب دیتا جاؤنگا -

میں - کاغذ کہول کر پڑہنے لگا -

سوال نمبر ۱ - قرآن شریف یا احادیث نبوی سے عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی لفظ ایسا پیش کرو - جس کے معنے آسمان پر مع جسم عنصری جانا ثابت ہو - بس مولوی صاحب پہلے اس سوال کا جواب دے لیں - تو میں پہر دوسرا سوال پیش کرونگا -

مولوی صاحب - بابو تم کو کیا ہو گیا ہے - کہ ان ... باتوں میں پڑتے ہو - توبہ کرو - حیات مسیح کے متعلق تو تمام مفسرین کی رائے ہے - کہ وہ زندہ آسمان پر اٹہائے گئے ہیں

عاجز - مولوی صاحب ان لوگوں کا سوال مفسروں کی رائے پر نہیں ہے - ان کا سوال تو وہی ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں -

مولوی صاحب - ابی اس وقت جاؤ اور ان لوگوں کو (یعنی قادیانی صاحبان کو) یہ کہدینا - کہ میرزا صاحب کی تصنیفات کو ہرگز ہرگز نہ دیکہیں اس میں مسمریزم بہرا ہوا ہے میں بہی ایک مرتبہ دیکہنے لگا - تو ہمارا قلب اولٹ پلٹ ہونے لگا - اس لیے میں نے خدا کے فضل سے فورًا ہی توچہوڑ دیا - دیکہو تم ہرگز ہرگز نہ دیکہنا - ورنہ تم بہی گمراہ ہو جاوگے -

ناظرین مولوی صاحب .... بہت کچھ ناشائستہ کلمات کہہ گئے - مجہکو یاد نہیں -جو اس وقت درج کروں -

مولوی صاحب کے ان سب کلمات کو سنکر میں سمجھ گیا - کہ اس سوال نے مولوی صاحب پر بحرانی کیفیت پیدا کردی - اس وجہ سے مولوی صاحب بحران میں اگر اول فول بک رہے ہیں - پس میں فورًا وہاں سے اوٹہا اور واپس اپنے مکان پر چلا آیا - بہت مدت تک ادہر ادہر لوگوں سے دریافت کرتا رہا - لیکن کسی نے آج تک اس کا جواب باصواب نہیں دیا - اسی اثنائے میں جناب مولانا مولوی عبد الغفور صاحب مدرس مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ ہمارے ہی محلہ میں تشریف لائے - بس میری تو باچہیں کہل گئیں - اور مارے خوشی کے پہولا نہ سماتا تہا - اور میں نے یقین کر لیا - کہ قادیانی سوالات کے جواب مولوی صاحب واضح دلائل سے سمجہا دینگے - چنانچہ انہی احمدیوں کو لیکر ہمراہی جناب سید الحسن مختار صاحب احمدی و سید منظور عالم صاحب احمدی مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا تہا - لیکن مولوی صاحب کو ان سے بہی زیادہ بحران آگیا - اور ان سے بہی زیادہ اول فول بکنے لگے - ہائے افسوس ہم نے جیسا خیال کیا تہا - اس کا برعکس نکلا - ان کے جوابات ایسے بیہودہ ہیں - کہ اس لایق نہیں ہے - کہ میں آپ کو سناؤں - یعنی بالکل فضول بکواس اور سنڈاس ہے - اس کے دوسرے ..... روز احمدیوں کی طرف سے ایک چٹھی مولوی صاحب مذکور کی خدمت میں بہیجی گئی - اس خط میں مولوی صاحب سے چند سوالوں کا جواب طلب کیا گیا تہا - اور یہ بہی لکہا گیا تہا - کہ آپ احمدیوں سے بحث کر سکتے ہیں - تو تیار ہو جائیے اور جس مسئلہ میں چاہئیں - گفتگو کر لیجئے - ورنہ جہوٹی باتیں کہکر اپنے دام افتادوں کو مست خوش کیجئے - مولوی صاحب نے اس کا جواب بزدہ رقعہ خدا کے زبانی (گ ماشاء اللہ) اور جو اس میں سوال تہا - اس کا جواب ہضم کر گئے پہر اس کا جواب احمدیوں کے طرف سے دیا گیا تو مولوی صاحب نے بالکل سکوت اختیار کر لیا ان سب واقعات کے بعد میں دوسرے جگہ اپنی نوکری پہ چلا گیا تہا - اب دو ماہ سے اسی جگہ پر ہوں - ایک روز اخبار اہلحدیث ہماری نظر سے گذرا - جس میں رامپور کے مباحثہ کا حالت درج ہے - اس کو بہی دیکہ کر ایک گونہ دلکو خوشی حاصل ہوئی - میں نے احمدیوں سے دریافت کیا - کہ رامپور کے مباحثہ کا کیا نتیجہ ہوا - ان لوگوں نے یہ کہا - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے گالی گلوچ بک کر کے لورہوس کر دیا - میں نے ان لوگوں سے یہ کہا - کہ آپ لوگ

غلط سمجھتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جیتے آپ لوگوں پر مسئلہ (حیات و ممات مسیح و الہامات حضرت مرزا صاحب) میں شکست فاش دی ہے لیکن ان لوگوں نے ایک عذر کیا۔ جو ذیل کے خط میں درج ہے۔ یہ خط میں ہم نے احمدیوں کے عذر سے مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کی خدمت میں لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے رامپور کا مباحثہ آپ کے اخبار میں پڑھا۔ یہاں احمدی فرقہ کے لوگ کثرت سے ..... ہیں۔ میں ان کو ملزم کرنے کے لیے گیا۔ اور رامپور کے مباحثہ کے متعلق کہا۔ لیکن ان لوگوں نے ایک عذر کیا۔ جو بہت صحیح ہے۔ عذر ان لوگوں کا یہ ہے۔ کہ اگر مولوی صاحب نے قادیانیوں کو مسئلہ حیات و ممات مسیح میں یا اور کسی مسئلہ میں شکست دیا ہے۔ تو ایسے عجوبہ دلائل کو اپنے اخبار میں شائع کیوں نہیں کرتے۔ صرف یوں کہنے سے کہ ہمکو فتح ہوئی ہے۔ فتح ہو نہیں سکتا۔ اگر مولوی صاحب کو واقع میں فتح ہوئی ہے۔ ان سب دلائل کو اپنے اخبار میں شائع کر دیں جس سے قادیانیوں نے شکست کھائی ہے۔ اس لیے میں آپ کو قسم دیتا ہوں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ جلد شائع کر دیں جس۔ یا کوئی معقول وجہ نہیں شائع کرنے کا ویں

خاکسار ظہیر الدین محلہ جلال الدین چک ڈاکخانہ سورج گڈہہ۔ ضلع مونگیر۔

ناظرین اس خط کے جواب کے انتظاری میں دو ہفتہ گذر گیا لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب نے جواب تک نہیں دیا۔ مجھکو پھر دوبارہ خط لکھنا پڑا جس کی نقل ذیل میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے قبل اس سے ایک خط خدمت میں آپ کے روانہ کر چکا ہوں۔ لیکن جواب اس کا نہیں ملا۔ جس سے قادیانیوں کے نزدیک سخت شرمندگی حاصل ہو رہی ہے۔ قادیانی پارٹی کا یہ کہنا۔ اب بہت صحیح معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے دلیل کو خود ہی کمزور سمجھتے ہیں نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اپنے دلائل کو شائع نہیں کرتے۔ ضرور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے شائع کرنے سے مولوی صاحب کو ذلت نصیب ہوگی ،، ہر کیف مولانا خدا کے لیئے آپ رامپور کے مباحثہ کا دلائل جو آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کیا تھا۔ اس کو شائع کر دیں۔ فقط

خاکسار ظہیر الدین محلہ جلال الدین چک ڈاکخانہ سورج گڈہہ ضلع مونگیر۔

ناظرین اس خط کے جواب کے انتظاری میں آج ڈیرہ ماہ گذر گیا۔ لیکن اس کا جواب بھی مولوی صاحب نے نہیں دیا۔ بس اب مجھے کامل یقین ہوگیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب حق پر ہیں۔ اور بیشک آپ کے جتنے الہامات ہیں سب منجانب اللہ ہیں۔ بھائیو یقیناً سمجھو۔ کہ یہ گروہ مولوی صاحبان کا ویسا ہی ہے۔ جیسا خداوند کریم نے اپنے قرآن کریم میں کہا ہے۔

مثل الذین حملوا التورات ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ بس آج کل ان لوگوں کا یہی کام ہے کہ راہ حق کے طرف جانے میں لوگوں کے سد راہ بن جاتے ہیں۔ اور عوام الناس کو جھوٹی باتوں سے دھوکہ دیتے اور بہکاتے ہیں۔ اس لیے میں اب مولوی ثناء اللہ صاحب کے جدید دین سے توبہ کرتا ہوں۔ اور پھر اپنے قدیم دین کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور آپ لوگوں کو گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود و مہدی مسعود تسلیم کیا احمدیہ وہی مسیح موعود و مہدی ہیں جن کی بشارت رسول اللہ نے تیرہ سو برس قبل دی تھی۔ بس خداوندا ہمکو اسی دین حق پر موت دے۔ آمین

بحضور فیض گنجور حضرت امیر المومنین و خلیفہ المسلمین رضی اللہ تعالے عنہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خاکسار نے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود و مہدی مسعود سچے دل سے تسلیم کیا اور حضور کو خلیفۃ المسیح و المہدی مانا۔ اب حضور سے یہ التجا ہے۔ کہ اس خاکسار کو اپنی غلامی میں داخل فرماویں اور ہمارے لیئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم شر سے بچاوے۔ اور اعمال حسنہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

حضور کا ناچیز خادم ظہیر الدین محلہ جلال الدین
چک ڈاکخانہ سورج گڈہ۔ ضلع مونگیر۔ بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۹ء

جموں سے خواجہ کرامد صاحب احمدی لکھتے ہیں کہ میرے بھائی نواب خان کا لڑکا محمد صادق نام عمر تیرہ سال قد میانہ رنگ سانولا چہرہ گول کہیں کو چلا گیا ہے۔ کسی احمدی بھائی کے پاس ہو۔ یا ان کو پتہ ہو۔ تو مطلع فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

استفسار

ایک شخص اپنی زوجہ کو برس روز سے نان و نفقہ نہیں دیتا ہے۔ اور نہ کسی قسم کا سروکار رکھتا ہے۔ اس کی زوجہ آخرکار آوارہ ہو کر نکل گئی۔ اور اب برس روز سے کسی دوسرے شخص کے مکان میں مقیم ہے۔ اور اب وہ چاہتی ہے کہ دوسرے شخص سے نکاح کرے۔ لیکن شوہر اس کو اس کا طلاق نہیں دیتا ہے پس اس صورت

. . . .

مین شریعت کیا حکم دیتی ہے ۔ جو شریعت کا حکم ہوگا ۔ ویسا ہی عمل کیا جائیگا ۔

جواب ۔

میرے نزدیک اگر فی الواقع عورت کو نان ونفقہ کی تکلیف ہے ۔ تو نکاح فسخ ہوگیا ۔ اور جگہ نکاح کرے ۔

اور زیادہ احتیاط مطلوب ہو ۔ تو بھلے مانسون کیطرح اس نکاح ایک قاضی جو بھلے مانس لوگون نے تجویز کرایا ہو ۔ وہ فسخ کر دے ۔

نور الدین ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۹ء

تمام فقہا حنفیہ و محدثین یہی فتویٰ دیتے ہین

از دفتر انجمن معین الاسلام ۔ مراد آباد

مکرم بندہ تسلیم ۔

ذیل کا مضمون انجمن کی طرف سے ارسال خدمت کیا جاتا ہے ۔ اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر ممنون فرماوین ۔ اور نیز ایک کاپی اخبار کی بھیجکر مشکور فرماوین ۔

ناداری اور ناشوقی یہ دونون ایسے خطرناک اسباب ہین ۔ جنھون نے مسلمانون کی مسئلہ تعلیم کو نہایت معرض التوا مین ڈال رکھا ہے ۔ اور عموماً بہت سے ہونہار ذکی الفہم مسلمان بچے محض افلاس کے باعث یا تعلیم وتعلم کے باقاعدہ مشاغل و اسباب مہیا نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم سے بے بہرہ رہ جاتے ہین ۔ اور ان کے جبلی جوہر جو قدرت نے ان کے ذات مین ودیعت کئے ہین ۔ بالکل بیکار محض رہجاتے ہین ۔ یہی وہ تمام ضروریات ہین ۔ جن کو محسوس کر کے چند احباب قوم نے مراد آباد مین بصدارت عالیجناب قاضی محمد شوکت حسین خانصاحب رئیس شہر ایک ایسے انجمن کی بنا ڈالی ہے ۔ جو بخصوص طور پر مسلمانون کے نادار بچون کو ہر ممکن امداد تعلیم دے

مقاصد انجمن معین الاسلام مراد آباد

(۱) غیر مستطیع مسلمان طلبہ کے واسطے آمدنی نیس و بشرط امکان وضرورت کتب وغیرہ کا انتظام کرنا ۔

(۲) یتیم ولاوارث بچون کو غیر مذہب کی دست برد سے بچا کر کسی اسلامیہ یتیم خانہ خواہ انجمن مین داخل کرانے کی کوشش کرنا ۔

(۳) یتیم ولاوارث مسکین بچون کی جو تعلیم حاصل کرنا چاہتین ۔ بعذر وجہ کفاف وظیفہ کے ذریعے سے مدد کرنا ۔

(۴) جو مسلمان والدین اپنے بچون کی تعلیم و تربیت مین لاپرواہ ہین ۔ ان کو تعلیم کے فوائد سے آگاہ کرکے بچون کی تعلیم کی جانب متوجہ کرنا ۔

(۵) دار العلوم ندوۃ العلماء مین کسی ایسے طالب علم کو وظیفہ دینا ۔ جو غیر مذاہب سے مباحثہ کرنے کی واسطے تعلیم پاتا ہو ۔ مدرسہ دیوبند مین درجہ فضیلت یا پنجاب یونیورسٹی مین ۔ منشی فاضل کا امتحان یا مولوی فاضل کا کرنا

(۶) شہر مین محلہ در محلہ ایسے کمیٹیان قایم کرنا ۔ جو مسلمان بچون کو صحبت بد سے بچا کر اخلاق حسنہ کی خوگر بنائین ۔

(۷) بدشوق مسلمان بچون کو تعلیم کی جانب مائل کرنا اور ...ممکن... تحریص و ترغیب دلانا ۔

(۸) تاج برطانیہ کی برکات وخوبیون کو بچون دلنشین کر کے ان کو یہ بتلانا ۔ کہ حاکم وقت کی خیر سگالی ایک مذہبی اصول ہے ۔

وہ تمام ہمدردان ملت جنکو اغراض و مقاصد مصرح بالا سے دلچسپی ہو ۔ انجمن ہذا کے ممبر خواہ وزیٹر بن سکتے ہین ۔ عام اس سے کہ وہ کسی حصہ ملک مین آباد ہون ۔ ممبران سے ۴ر آنہ اور وزیٹر سے ۲ر آنہ ماہوار چندہ لیا جاویگا ۔ اور چونکہ یہی ماہوار چندہ انجمن ہذا سرمایہ متصور ہوگا ۔ اس لیے ضرورت ہے ۔ کہ کثرت سے مسلمان اصحاب اس انجمن کی ممبری قبول فرماوین ۔

خاکسار ۔ ابرار حسن ۔ سیکرٹری انجمن معین الاسلام

مراد آباد ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی

جلسہ احباب احمدیہ کاٹھگڑہ ضلع ہوشیارپور

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے نکاح بیوہ کی تحریک جو کہ احمدی راجپوتون مین ضلع ہوشیارپور وجالندہر مین چند سال سے شروع ہوئی ہوئی ہے ۔ کاٹھگڑہ مین اس کی کامیابی نظر آرہی ہے ۔ ان ہی دنون مین سید محمد علی شاہ صاحب نے ایک بیوہ کو قرآن شریف پڑہانا شروع کیا ۔ اور اس کو اسلام کی تعلیم سکھائی اس تعلیم سے متاثر ہو کر اسنے نکاح ثانی بلاکسی جبر واکراہ کے کرلیا ہے ۔ تمام جماعت احمدیہ کاٹھگڑہ احمدیہ بلڈنگ کاٹھگڑہ مین بعد نماز عشا جمع ہوئی ۔ اور نکاح پڑہا گیا ۔ احباب کو بہت خوشی ہوئی ۔ اس سے اور بھی امید ہوگئی ۔ کہ اسی طرح اور بیوہ مستورات اسلام کی تعلیم سیکھ کر جو کہ نکاح کے لایق ہون نکاح کرینگی ۔ بیہ نکاح کی دعوت ولیمہ ۲۷ اگست کو مقرر کی گئی ۔ بیرونجات سے ضلع ہوشیارپور ضلع جالندہر کی جماعتون کو مدعا کیا گیا ۔ سرمور ۔ کریام سے احمدی احباب تشریف لائے ۔ احمدیہ بلڈنگ مین ۔ راقم چوہدری غلام احمد خان کریا مہوالہ

نے جمعہ پڑھایا۔ جس میں کہ عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کے بعد عام جلسہ ہوا۔ چوہدری غلام قادر خانصاحب نے وعظ کیا۔ اور قیامت اور ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دیا۔ عبدالسلام نے قرآن شریف کی تعلیم پر زور دیا۔ کہ اگر سورہ اخلاص کے برابر ہر روز یاد کیا جاوے۔ تو چھ سات سال میں قرآن شریف ختم ہو سکتا ہے۔ ایک تقریر چوہدری جمال الدین خان نے کی اور دو اور احباب نے حضرت صاحب کی نظمیں سنائیں۔ بعد نماز مغرب چوہدری غلام احمد خان کریام والہ نے اکٹھا ملکر کھانا کھایا۔ اور دعوت ولیمہ کی فلاسفی بیان کی کہ دعوت ولیمہ سے کیا غرض ہے۔ اس موقعہ پر کچھ نقدی اور کپڑے نکاح کرنے والی خاتون کے لیے جمع ہو گئے۔ بیرونجات والے بھی کپڑے اور نقدی لائے۔ تاکہ دیگر بیوگان کو بھی نکاح کرنیکا حوصلہ اور تحریک ہو۔ آپ سب احباب ہمارے لیے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم کو سچے دین اسلام کے خادم بنا وے۔ والسلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم دام مجدہٗ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ محمد مرتضیٰ خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ عرض پرداز ہے۔

انجمن ہذا کے اجلاس منعقدہ ۵ ستمبر نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں انجمن ہذا کی رپورٹ بابت ماہ اگست بنا بر اندراج اخبار الحکم ارسال کروں حسب الارشاد انجمن میں ذیل میں رپورٹ عرض کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جناب اس کو ضرور چھاپ دیں گے۔

قبل از رپورٹ عرض یہ بات بھی آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اجلاس مذکور میں بابو عبدالمجید صاحب کی تحریک اور تمام حاضرین کی تائید سے یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ ہمارے سلسلہ کا سب سے زبردست اور سب سے زیادہ قوی آرگن اگر ہے۔ تو الحکم ہے۔ مگر چونکہ یہ اخبار مشکلات کے نیچے ہے۔ اس لیے ہمیں بڑی ہمت سے اس کے ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کی ایک سبیل یہ ہے۔ کہ لائبریری احمدیہ واقعہ پٹیالہ کے لیے کارخانہ الحکم سے کتب خریدی جاویں اور نیز جہاں اور امور انجمن ہذا کے مدنظر ہیں وہاں اس اخبار کی اشاعت اور امداد بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔

اب حسب وعدہ ذیل میں رپورٹ دیتا ہوں

ماہواری رپورٹ انجمن احمدیہ پٹیالہ
بابت ماہ اگست ۱۹۰۹ء

چندہ قادیان۔ چونکہ ماہ ساون اور ماہ بھادون کا چندہ ابھی پورے طور سے وصول نہیں ہوا۔ اس لیے کوئی رقم چندہ اس ماہ میں ارسال قادیان نہیں ہوئی۔ عنقریب ارسال ہو گی۔

مہمان۔ اس ماہ میں حافظ عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان نے اس ریاست میں دورہ کیا پٹیالہ شہر میں ۱۰ خریداران رسالہ تشحیذ الاذہان کے پیدا کیے۔ اور مبلغ ۱۵/۱۲ رقم چندہ دارالکتب احمدیہ میں لکھوائی گئی۔ جس میں سے ابھی کچھ وصول باقی ہے۔

لائبریری احمدیہ۔ نے اب تیسرے مہینہ میں میں قدم رکھدیا ہے۔ ۳۰۰ سے زیادہ کتب جمع آپ کی ہیں۔ نیز ۷ روپے ۲ رکھکر آمد کتابیں کتب خانہ مسیح موعود سے منگوائی گئی ہیں۔ علاوہ جلسوں کے اپنوں اور بیگانوں کے لیے مطالعہ کی عمدہ سبیل ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں ۱۷ کس نے مطالعہ الکتب سے فائدہ اٹھایا جن میں تین شخص غیر احمدی ہیں

اجلاس۔ اس ماہ میں ۵ جلسے لائبریری کے مکان میں منعقد ہوئے۔ پہلے تین جلسے جو یکم ۸ اور ۱۵ اگست کو ہوئے۔ ان میں کوئی امر قابل نوٹ نہیں ہے۔ چوتھا اجلاس جو ۲۲ اگست کو منعقد ہوا۔ اس میں بجٹ صدر موصولہ ۱۹ اگست ۱۹۰۹ء سب کمیٹی کے تمام ممبروں کی موجودگی میں پیش ہوا۔ بعد مطالعہ بجٹ مندرجہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں۔

(اول) صدر کی تجویز متعلقہ بورڈنگ ہوس نہایت صواب ہے۔ اور انجمن ہذا اس سے کلی اتفاق ظاہر کرتی ہے۔

(دویم) اگلے اجلاس میں ایک بجٹ انجمن ہذا کا تیار کیا جاوے۔ جن کی رو سے صدر میں اطلاع دیجاوے۔ کہ اس قدر روپیہ ہم سالانہ میں دے سکتے ہیں۔

(سویم)۔ بجٹ کا مسئلہ اگلے اقتباس میں پھر پیش ہو کر اس کا تصفیہ کر دیا جاوے۔

پانچواں اجلاس

جو ۲۹ اگست کو بصدارت بابو عبدالمجید صاحب منعقد ہوا۔ اس میں بجٹ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جا کر مندرجہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں

(۱) کم از کم رقم جو یہاں کی انجمن صدر انجمن کو سالانہ ادا کر سکتی ہے۔ وہ ۱۵۰ روپے ہے جس کی تفصیل مدات۔ مندرجہ ذیل ہے

لنگر خانہ	مدرسہ	اشاعت	یتامیٰ مساکین
للعہ	عہ	عہ	عہ

متفقہ منظور { (۲) بجٹ کے متعلق بابو عبدالمجید صاحب کی ہمدردی انجمن کے شکریہ کی مستحق ہو

(۲) صدر کو یہ رائے دیجاوے کہ خاص انجمن کے خرچ سے شفاخانہ چلانے کی نسبت بہتر ہے۔ کہ وہان ایک ڈسپنسری کھولے جانیکی گورنمنٹ سے درخواست کیجاوے۔

(۳) پھر یہ تجویز بڑی کہ احمدیہ ڈائرکٹری بہت ضرورت ہے۔ ایک فہرست یہان کے ممبرون کی عبد المجید خان صاحب احمدی اسٹامپ کلکٹری ڈیرہ دون کو بموجب ان کی درخواست مطبوعہ بدر بھیجدی جاوے۔

(۴) صدر سے ایک کاپی سالانہ جلسہ کے روئداد کی منگوائی جاوے۔

خاکسار۔ محمد مرتضیٰ خان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ پٹیالہ ۸ ستمبر ۱۹۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نمبر ۲۵۷۹ مورخہ ۹/۹/۱۹۰۹ء۔

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم

السلام علیکم۔

ذیل کی عبارت درج اخبار فرماکر مشکور فرماوین۔

ایک شخص مسمی سید امت علی سکنہ بریلی برنگ گندمی جسم دبلا پتلا (اور ضیق النفس کی اسے بیماری ہے) سنے مدت سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کے پاس جاتا ہے۔ اپنے آپ کو احمدی جتاتا ہے۔ اور اپنے متعلق فرضی پُر درد حکایتین سناکر مدد کا خواہان ہوتا ہے۔ چنانچہ بہت سے احمدی بھائی۔ ان کے اس دہوکے مین آگئے ہین۔ وہ اپنا نام بھی تبدیل کر لیا کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا آپ کو

مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ احتیاط رکہیں۔

سکرٹری۔ محمد علی

دیانند اینگلو ورنیکلر کالج

ہمعصر وکیل نے ڈی اے وی کالج کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۰۸ء پر ریویو کرتے ہوئے مسلمانون کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنی درسگاہون مین بھی اسی طرح قومی عصبیت اور ایثار کا نمونہ پیدا کرین۔ اور اسبات پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ علیگڈہ وغیرہ اسلامی درسگاہون مین اسلامی رنگ بہت پھیکا اور ناقابل اطمینان ہے۔ الحمد اللہ ہم اطمینان اور مسرت کے ساتھ ہمعصر مذکور کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ اگر یہان قادیان دارالامان مین آکر مدرسہ تعلیم الاسلام کے نیک چلن سادہ مزاج مسکین طبع نمازون کے پابند اور اکثر تہجد گذار نوجوان طلباء کو دیکھے اور روزانہ ہمارے امیر المومنین کے درس.... قرآن شریف کے نورانی اور متبرک جلسہ کا (جس مین تمام طلباء شریک ہوتے ہیں) نظارہ کرے تو اس کا دل باغ باغ ہو جائے۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ٹرسٹیز اور اساتذہ بھی عبرت اور مفید سبق حاصل کرین۔ اور بہترین نمونہ بننے کی کوشش کرین۔ ہمعصر وکیل کے الفاظ یہ ہین۔

”ڈی اے وی کالج لاہور کی رپورٹ (بابت ۱۹۰۸ء) شایع ہوی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کالج نے ہر شاخ مین ترقی کی ہے۔

ڈی اے وی کالج لاہور کی رپورٹ (بابت ۱۹۰۸ء) شایع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کالج نے ہر شاخ مین ترقی کی ہے۔ طلبہ کی تعداد ۷۰۴ ہے جن مین ۳۴۴ بورڈر ہیں ان کی فیس کی آمدنی ۲۱۴۰۸ روپے ہے انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ۔ ٹیلر کلاس وغیرہ تمام شعبے ترقی پر ہیں۔ کالج کے متعلق جو اسکول (ڈی اے وی ہائی کلاس) ہے۔ اس میں ۱۹۰۸ء میں ۷۰۱ طلبہ تھے۔ مگر ۱۹۰۹ء مین ایک ہزار ۴۸ ہوگئے جن سے آٹھ ہزار ۷۴۹ روپے فیس وصول ہوئی۔ آریون کی یہ قومی درسگاہ محمڈن کالج علیگڑہ کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹے پیمانے پر ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مخصوص امتیازات میں بہت ہمارے کالج کو اس سے کوئی نسبت نہین........ ہم مین کوئی ایسا شخص نہیں جو کالج کی پرنسپلی کے فرایض انجام دے سکے۔ ہم اس کام کے لیے غیر قومون کے دست نگر ہین۔ جن کو قدرتاً ہم سے اس قدر ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ جتنی خود ایک لایق مسلمان سے ممکن تھی۔ لیکن ڈی اے وی کالج کا پرنسپل ایک پُرجوش آریہ فاضل ہے۔ جس نے اپنے آپ کو قومی تعلیم کے لیئے وقف کر رکھا ہے۔ ہمارے پروفیسر و پرنسپل سب تنخواہ دار ہین۔ مگر ڈی اے وی کالج مین ایثار نفس کے لیے کام لیا جاتا ہے۔ ہمارے پرنسپل نے پچھلے دنون لڑکون کو چندہ وصول کرنے کیلئے جانے سے روکا تھا ان کا خود پرنسپل آج کل دورہ کر رہا ہے۔ ہمارے طلباء مین کسی قسم کی قومیت کا خیال نہیں پیدا ہوا۔ فیشن کا مرض بے حد بڑھ گیا ہے۔ اور اسراف کے حد سے زیادہ خوگر ہو گئے ہین۔ ان کے طلباء نہایت سادہ

اور معمولی زندگی بسر کرتے ہیں - اور سب کے
سب قومی جذبات میں سرشار ہیں - ہم نے
یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنیکو ملازمت کا ذریعہ
سمجھ رکھا ہے - اور وہ اس کو حقارت سے دیکھتے
ہیں - ہمارا کالج سرکاری فیاضیوں کا محتاج
ہے - اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں - انہوں
نے اسکول کے ہائی ڈیپارٹمنٹ سے فارسی
زبان اس سال یک لخت خارج کر دی - مگر ہم
نے اس کی حفاظت کا کوئی سامان نہ کیا - ۱۹۰۸ء
میں مرحوم عبدالرحمن عمادی نے فارسی کی ترقی
کے لیے کالج میں ایک انجمن قایم کی تھی - جو
۱۹۰۹ء میں از سر نو زندہ کی گئی - مگر اب پھر تقریباً
مردہ ہے - ان کے کالج میں تمام طلبہ کو ہندی
سکھائی جاتی ہے - اور گو بہت سے ایسے
لڑکے ہیں - جو بالکل ہندی نہیں جانتے چنانچہ
اس سال دو سو لڑکے کالج میں اس قسم کے داخل
ہوئے تھے - جو کچھ بھی ہندی سے حرف آشنا نہ
تھے - مگر ان کو باقاعدہ ہندی کی تعلیم دی گئی
سنسکرت کی تعلیم لازمی ہے اور کالج میں اس کی
ایک خاص شاخ دیانند برہمچاری آشرم ہے جس
کے لیے تین ہزار روپے کا سرمایہ وقف ہے -
اس کے مقابلہ میں ہمارے ہاں گورنمنٹ سے
عربی تعلیم کے لیے مدد ملتی ہے - پڑھنے والے
کے لیے تین چالیس روپے ماہوار کے وظایف
مقرر ہیں - مگر پار سال بمشکل اس وظیفہ میں
ایک لڑکا زیر تعلیم تھا - اور اس سال کوئی بھی
نہیں - مذہبی تعلیم کا وہاں خاص بندوبست ہے -
اوپدیشک کلاس میں ۱۹۰۸ء میں ۱۴ ودیارتھی
تھے - جن کی تعداد ۱۹۰۹ء ۲۶ ہو گئی - آیورویدک
کلاس میں بھی اضافہ ہوا ہے - اور مذہبی لیکچروں
کا بھی انتظام ہے - مگر ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں
کہنے کو دینیات کی ایک بڑی نظامت قایم ہے
تھیالوجی کی بھی تعلیم ہوتی ہے - علاوہ اگر سالانہ
امتحان بھی لیتے ہیں - اور لڑکے پاس بھی ہوتے
لیکن اگر یہ پوچھا جاوے - کہ ان میں کتنے ایسے
لڑکے ہیں - جو اسلام کے صحیح مفہوم اور اس
کی اصلی تعلیمات سے واقف ہیں - تو جواب
بجز خاموشی کے کچھ نہ ہوگا - ضرورت یہی نہیں
ہے - کہ طلبا کو قدوری کے مسایل یاد ہوں
بڑی ضرورت اسبات کی ہے کہ لڑکوں کے عقاید
درست کیے جائیں - اور وہ زبان ہی سے نہیں
بلکہ ہر عضو سے ان عقاید کے پابند نظر آئیں -
ڈی اے وی سکول میں خصوصیت کے ساتھ
بورڈروں کی دو مذہبی ینگ مینس آریہ سماجیں
ہیں - ہمارے ہاں یوں تو بہت سی سوسائٹیاں
ہیں - اور انجمنیں ہیں - لیکن خاص مذہب کے
لیے کوئی نہیں - ان کے کالج میں تمام لڑکے
پرنسپل اور پروفیسروں کے ساتھ دو وقتہ ہون اور
سندھیا کرتے ہیں - ہمارے ہاں گو نماز
پنجگانہ فرض ہے - مگر کتنے مسلمان پروفیسر ایسے
ہیں - جو لڑکوں کے ساتھ مسجد میں جماعت سے
نماز ادا کرتے ہیں - لڑکے اپنے پروفیسروں
سے کتابی تعلیم ہی نہیں حاصل کرتے وہ ان
کے اخلاق و عادات سے بھی سبق لیتے ہیں -
بے نماز استاد کا شاگرد تشدد کی وجہ سے
کبھی سچا نمازی نہیں ہو سکتا - کیا یہ حالت ایسی
نہیں ہے کہ اس پر خاص توجہ کی جاوے -

قول حسن

اے میرے پیارے دوستو مجھ غریب کی
ان باتوں کو ذرہ غور سے پڑھو - اور سوچو
جو میں تمام صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا
ہوں - اور پھر سوچ سمجھ کر اگر بہتر معلوم
ہو - تو احمدی جماعت میں پھیلاؤ - تاکہ تمام
احمدی جماعت ملکر اپنے پیارے امام کے
فرمان کو پورا کرے - یارو ہمارا پیارا امام
ہم کو کن کن باتوں کی تاکید کر گیا ہے - اور ہم
نے اُن حکموں کے پورا کرنے کی طرف توجہ
کی تھی - یا نہیں -

(۹) یارو ہمارا امام نے پہلے آپ ہزار
روپیہ کی زمین دیکر وصیت کر دی تھی - پھر
پیچھے اپنی تمام جماعت کو وصیت کرنیکا حکم
دیا تھا - تاکہ جماعت پر بھی خدا تعالے راضی اور
خوش ہو جاوے - دوستو اس حکم کو سنتے
ہی جنہوں نے وصیتیں کر دیں ہیں - وہی مبارک
ہیں - لیکن ابھی وقت ہے - اس لیے دوسرے
بھائی بھی اس فرمان کو پورا کر کے مبارک
ہو جاویں - یارو میں کس درد اور اخلاص
اور ہمدردی اور جوش سے بھرے ہوئے الفاظ
میں اپنے پیارے دوستوں کو توجہ دلاؤں
کہ ابھی تک تین سو ۳۵ اکادن وصیتیں آئی ہیں -
ہائے افسوس جماعت تو کئی لاکھ ہے اور
پیارے امام نے ہر ایک احمدی کو وصیت
کرنے کا حکم دیا تھا - مگر وصیتوں کی تعداد
صرف تین سو ہے - اس لیے باقی بھائی
توجہ کر کے جلدی اس فرمان کو پورا کریں
تاکہ وہ بھی خدا تعالے کے نزدیک پسند
کیے جاویں - اللہ تعالے فرماتا ہے -
لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۰
وما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم
یعنی ہرگز نہ پاؤ گے تم مقام بر کو یہاں تک
کہ خرچ کرو - اس چیز کو جس سے تم محبت
رکھتے ہو - اور جو کچھ خرچ کرو گے تم اللہ اس
کو میرے پیارے دوستو روپیہ سے محبت
نہ کرو - خدا تعالے اور رسول کی محبت دل
میں رکھکر پیارے رسول کے فرمانوں کو
جلدی پورا کر کے خدا تعالے کو راضی اور خوش
کرو - جیسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحابون نے خدا تعالےٰ کو راضی کیا تہا اس لیے میرے دوستو جلدی اپنی موت سے پہلے وصیتین لکھکر انجمن کے حوالہ کر دو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ تم سب پر راضی ہو جائے۔

یارو موت کا اعتبار نہین۔
اس لیے بہت جلدی توجہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتہہ سے نکل جاوے۔

(۲) آج میگزین کی حالت بہت نازک ہے۔ کہ دو ہزار سے بارہ سو تک آگیا ہے۔ یارو دن بدن تنزل ہو رہا ہے اس لیے میگزین کی طرف جلدی توجہ کر کے اس کی اشاعت مین کوشش کرو۔ یارو ہمارا امام تو فرماتا تہا۔ کہ اس کی اشاعت دس ہزار ہو جاوے۔ مگر یہ دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ اس کی اشاعت مین بہت کوشش کرنی چاہیئے تاکہ پیارے رسول کی زبان دس ہزار نکالا تہا۔ وہ جلدی پورا ہو جاوے۔

(۳) یارو مین اللہ کو حاضر ناظر سمجہکر گواہی دیتا ہون۔ کہ پیارے امام نے میرے روبرو چہوٹی مسجد مین بڑے زور سے فرمایا تہا کہ جس شخص نے زندگی وقف کرنی ہے۔ کرے۔ پہر فرمایا مین نہین کہتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ اور اس وقت پیارے امام کا خیال تہا۔ کہ لوگ اپنی زندگی کو وقف کر کے خدا تعالےٰ کی رضا کے واسطے لوگون کو نصیحتین کرتے پہرین۔ تاکہ جو جو لوگون مین شک اور شبہے ہیں وہ نکل جاوین اور خدا تعالےٰ کا نور سورج کی طرح دنیا مین پہیل جاوے اس وقت قادیان کے بہت مہاجرون نے بہت جلد اپنی زندگیون کو وقف کیا تہا۔ اُن سے مین بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہون۔ کہ اگر دس دس دن کے واسطے اپنے کامون کو بند کر کے پیارے امام کے منشا کو پورا کرنے کے واسطے دنیا مین پہیل کر وعظ کرتے تو امید تہی۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا کو بہت جلد ہدایت کیطرف رجوع کرتا۔ اور پیارے امام کا منشاء انشاء اللہ تعالےٰ پورا ہو جاتا۔ دوستو کوشش کرو۔ کوشش کرنے سے خدا تعالےٰ کامیابیان ضرور دیتا ہے۔ اس عاجز کے دل مین ہر وقت یہی تحریک ہوتی رہتی۔ کہ اپنے عیش اور عشرت کو چہوڑ کر خدا تعالےٰ کے واسطے اپنی سمجھ کے مطابق خدا تعالےٰ کے بندون کو سمجہاتا پہرون۔ اور اپنی پیاری زندگی کو خدا تعالےٰ کی راہ مین اور خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کے لیے وقف کر دون۔ تاکہ اللہ تعالےٰ خوش ہو جاوے۔ دوستو دعا کرو کہ خدا تعالےٰ مجہے اپنے فضل کے ساتہہ ایسا نیک کام کرا دے۔ جس سے خدا تعالےٰ راضی اور خوش ہو جاوے۔ اور مجہکو خدا تعالےٰ کے بندون کے سمجہانے کی توفیق عطا فرماوے اور میری تحریک والے منشا کو پورا کرے۔ اور میرے تمام دوستون کو ان کامون کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

العبد
محمد حسین دفتری میگزین

چاہ کن را چاہ در پیش

سیونسپل گزٹ لاہور لکہتا ہے۔ کہ ضلع جہلم کا ایک باشندہ سپاہی ماندلے سے اپنے مکان کریالہ مین آنے لگا۔ تو ملتان داخلی موضع ڈہوڈہا کے ایک اور سپاہی نے اُسکو دو سو روپے دیئے کہ میرے گہر مین دے دینا۔ چنانچہ وہ اپنے وطن مین آنے سے پہلے موضع مذکور مین دو سو روپیہ دینے کے لیے گیا۔ چنانچہ وہ تابلیار والد سپاہی مذکور کو وہ سو روپے گن کر دیئے۔ جسپر تابلیار نے کہا کہ باقی روپیہ کس کا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ تین سو روپیہ میرا اپنا ہے۔ جسپر اس کی نیت بدل گئی اور اس نے اپنی عورت سے کہا۔ کہ تو اسکو کہانا کہلا کر فلانی جگہ سلا دینا۔ مین رات کو اُٹہہ اس کا کام تمام کر دونگا۔ عورت چونکہ رحم دل تہی۔ اُسنے خالی چارپائی شوہر کے بتائے ہوئے مقام پر بچہادی اور اس شخص کو اپنے خاوند کا ارادہ بد ظاہر کر کے کہا کہ تو مسجد کا دروازہ بند کر کے سو رہیو۔ چنانچہ وہ مسجد مین چلا گیا اور عورت بہی سو گئی۔ اتنے مین اس کا بیٹا آکر اس چارپائی پر سو گیا۔ رات کو دنتا وقت مقررہ پر آگیا اور بغیر دیکہے بہالے۔ اس کا چہری سے کام تمام کر دیا جب روپیہ تلاش کرنے لگا۔ تو معلوم ہوا کہ اُسنے اپنے بیٹے کو ہی مار دیا ہے۔ آخر پکڑا گیا۔ مقتول کی لاش جہلم مین آئی۔ نیک نیت روپیہ لانے والا صحیح و سالم بچ گیا۔

تین سڈیشن کے مقامات

گنیش مودک انجنٹ سوار راجیہ کو ایک ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔ ہائیکورٹ سے ملزم ضمانت پر رہا ہے۔
دیش سیوک کے ایڈیٹر پر خطابات سالگرہ کے موقع پر بے جا نکتہ چینی کرنے کے بابت متعلق جو مقدمہ دائر تہا۔ اس مین ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ایک سال قید محض کی سزا ہوئی۔
ناسک کے ایک متمول جاگیردار مسٹر بارے پر جو ایک مغویانہ پمفلٹ ٹاملی زبان مین چہاپنے کا الزام تہا اسے چہ ماہ قید محض کی سزا ہوئی۔
اگرچہ سڈیشن کے مقامات مین پے درپے سزائین ہو رہی ہین۔ مگر پہر بہی ناعاقبت اندیش لوگ ایسے مضامین لکہنے سے باز نہین آتے۔

ایک احمدی اپنے بہائیون سو حسنات دارین کی دعا کا ملتجی ہے۔

درخواست دعا

ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب نجیب آبادی اور عبدالحکیم خان صاحب نجیب آبادی احمدی بھائیوں سے ملتجی ہیں کہ انکے لئے خصوصیت سے دعا کیجائے کہ خدا تعالیٰ انکی مشکلات کو دور کرے۔

مختصر خبریں

قطب شمالی تک پہونچنے کے دو شخص امریکن دعویدار ہیں ایک کمانڈر پیری دوسرا ڈاکٹر کک ایک دوسرے کے دعوے کی تکذیب کر رہا ہے اور دونوں میں خوب کٹا چھنی ہو رہی ہے۔

نکل کا نصف آنہ کا سکہ جاری کرنیکا ارادہ تہا لیکن لوکل گورنمنٹوں سے مشورہ لینے کے بعد گورنمنٹ ہند نے قرار دیا ہے کہ جب تک ایک آنہ کے سکہ سے لوگ اچھی طرح مانوس نہ ہو جاویں یہ تجویز ملتوی کیجائے۔

ایران سے محمد علی شاہ قاچار سابق بادشاہ ایران خارج کر دیا گیا اسکی بجائے اسکا نوعمر بیٹا تخت نشین ہوا پارلیمنٹ از سر نو قائم ہو گئی لیکن روسی فوجیں جو انتظام کرانے آئی تہیں ابھی ایران سے نکلنا نہیں چاہتیں۔ انکی اس ہٹ دہرمی اور سینہ زوری سے تمام ایرانی نالاں ہیں

ملتان ابھی طاعون کے حملے سے چہٹکارا نہیں پایا تہا کہ بخار کی چڑھائیاں زور شور سے شروع ہو گئیں۔

لاہور کی نمائش کے لئے ابہی تک ۴ ہزار چندہ جمع ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے آدمی اس نمائش کے سرپرست بنے ہیں۔

حکومت کشمیر نے لالہ امرداس وکیل سیالکوٹ کو اپنے علاقہ میں داخل ہونیکی ممانعت کر دی ہے۔

دارالامان کی خبریں

حضور امیر المومنین و خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ بخیریت اور اپنے متبرک اشغال میں مصروف۔:

اہل بیت نبوت بھی الحمد للہ بخیر و عافیت ہیں

میر ناصر نواب صاحب قبلہ چندہ وصول کرنے باہر گئے ہوئے ہیں۔:

یہاں جمعہ کا پہلا روزہ تہا۔:

درس کلام اللہ ایک حسب معمول بعد عصر بڑی مسجد میں دوسرا نماز ظہر سے پیشتر مطب میں حضور امیر علیہ السلام دیتے ہیں۔

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے ناظم صدر انجمن احمدیہ بخیریت اپنے اشغال میں مصروف:۔

شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب انکے لئے ضرور تہ دل سے دعا کریں۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اپنے وطن امروہہ میں تشریف رکھتے ہیں۔

مولوی حکیم فضل الدین صاحب الحمد للہ بخیریت ہیں۔ اور اب باہر ہی تشریف لاتے ہیں۔

ریویو

سہایک لاہور سے ہفتہ وار نیا اخبار نکلا ہے جسکا سب سے پہلا نمبر ہمارے پیش نظر ہے یہ اخبار کسی اعلیٰ درجہ کے غالی آریہ کی قلم سے ایڈٹ ہوا ہے۔ ابتدائی لیڈر میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم صرف ہندوستانیوں کی حمایت کرینگے چاہے وہ ہندو ہوں یا مسلمان ہوں اور کوئی مذہب رکہتے ہوں لیکن تمام اخبار کے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے سخت ترین دریدہ دہن مخالفوں میں ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ لب و لہجہ نہایت عامیانہ اور ادائے بیان سوقیانہ یار انہ سا معلوم ہوتا ہے عوام سے قیمت دو روپیہ سالانہ ہے اور قریباً دس صفحات پر ریڈنگ میٹر ہے۔

کبیر پنتھیوں کی شدھی اور آریہ گزٹ کی بیتابی

ہمارے صلح جو اور نیک خو سماجی دوست مسلمانوں کو گالیاں دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ہیں۔ ہمیشہ (پنجاب) میں کبیر پنتھیوں کی شدھی کوئی ایسا پیچیدہ معاملہ نہ تہا۔ کہ مسلمانوں کو گالیاں دئے بدون جسکا حل نہ ہو سکتا ہو مگر ہمارے شریف الطبع دوست یہاں بھی اپنی عادت کو نہیں چھوڑتے اور شدھی کی کارروائی پر نالہ و بکا کرتے ہوئے مسلمانوں کو ہی کوستے جاتے ہیں کبیر پنتھ پنجاب میں ایسی ہی رذیل و شودر خیال کئے جاتے ہیں جیسے ممالک متحدہ میں چمار و مہتر۔

ہم اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ کہ کبیر پنتھیوں کو خود اپنی ترقی کا خیال آیا۔ یا سماج کے لئے سکھوں مسلمانوں اور عیسائیوں کے خوف سے انکو ابھارا۔ خواہ کوئی صورت تھی کبیر پنتھی شدھ کئے گئے یہ امر راسخ الخیال ہندؤں کو ناگوار گذرا اور انہوں نے ان اچھوتوں سے ملنا ترک کر دیا۔

اب ظاہر ہے کہ یہ معاملہ صرف راسخ الخیال ہندؤں اور سماجیوں کا باہمی معاملہ ہے مسلمانوں نے اس شدھی کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کیا مندروں میں جا کر اسکی کراہت یا حرمت کا وعظ نہیں کیا خود کبیر پنتھیوں کو لعنت و ملامت نہیں کی تو بھی آریہ کالج پارٹی کا مسلمہ ارگن آریہ گزٹ مسلمانوں کو گھسیٹتا ہے۔ اور ایک مسلسل و طویل سلسلہ مضامین میں توجہ و فغان کرتا ہوا یوں رقمطراز ہے کہ:۔

"... خیالات میں اختلافات ہوتا ہے۔